Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۳۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۹۴ھ ۳۱ ہجرت ۱۳۵۳ہش ۳۱ مئی سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۲۱

خلافتِ احمدیہ کی عظیم الشان برکات آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کی مصداق ہیں

آج ہم ہی نہیں ایک دنیا ان برکات کا مشاہدہ کر رہی ہے اور انکی دل سے معترف و گواہ ہے

خلافتِ احمدیہ کی تاریخ اس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ غلبۂ اسلام خلافت کے ساتھ ہی وابستہ ہے

ربوہ میں یومِ خلافت کے موقع پر جلسۂ عام کا انعقاد۔ علماءِ سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ـــــ ۲۷ مئی ۱۹۷۴ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں "یوم خلافت" کے موقع پر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام وسیع پیمانہ پر ایک جلسۂ عام منعقد ہوا جس میں علماءِ سلسلہ نے حاضرین سے خطاب کر کے حسبِ بشارات جماعتِ احمدیہ میں خلافت کے قیام، اس کی عظیم الشان برکات، اس کے ذریعہ دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کے مہتم بالشان ظہور نیز نظامِ خلافت کے ساتھ دلی وابستگی، اس کے احترام اور اس کی کما حقہٗ قدر سے متعلق عائد ہونے والی عظیم اور گراں بہا ذمہ داریوں پر بہت ایمان افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

انہوں نے قرآنِ مجید کی رُو سے خلافت کی عظیم الشان برکات ذہن نشین کرائے اور اس زمانہ میں خلافتِ احمدیہ کے طفیل ان کے مہتم بالشان ظہور اور ان کے روز افزوں پھیلاؤ پر روشنی ڈالنے کے بعد واضح فرمایا کہ یہ برکات اس درجہ اظہر من الشمس ہیں کہ انکے لئے کسی منطقی استدلال کی ضرورت نہیں یہ آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کی مصداق ہیں آج ہم ہی نہیں ایک دنیا ان کا مشاہدہ کر رہی ہے اور دل سے ان کی معترف اور گواہ ہے دین کو مسلسل تمکنت حاصل ہو رہی ہے اور چار دانگِ عالم میں اس کا غلبہ نمایاں سے نمایاں اور روشن سے روشن تر ہوتا جا رہا ہے خلافتِ اولیٰ، خلافتِ ثانیہ اور پھر خلافتِ ثالثہ کے مبارک عہدوں میں غلبۂ اسلام کی مہم جس طرح تیز سے تیز تر اور اس کا عالمگیر حلقہ جس تیزی سے وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا آ رہا ہے اور اس کے جو انقلاب انگیز نتائج منصۂ شہود پر آ رہے ہیں وہ اس حقیقت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر رہے ہیں کہ حسبِ بشارات دنیا بھر میں اسلام کا غالب آنا نظامِ خلافت کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ نعمتِ خلافت کی دل سے قدر کرتے ہوئے ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ ہم محبت وعقیدت، حسنِ ارادت اور خوش دلی کے ساتھ کامل اطاعت کا نمونہ پیش کر کے خلافت کے ساتھ اپنی وابستگی کو نسلاً بعد نسلٍ مضبوط سے مضبوط اور مستحکم سے مستحکم تر بناتے چلے جائیں تاکہ ہم اپنے فرائض کو کما حقہٗ بجا لا کر عند اللہ سُرخرو قرار پا سکیں۔

جلسہ میں اہلِ ربوہ ذوق وشوق کے عالم میں بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ نیز مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا چنانچہ وہ بھی کثیر تعداد میں شریک ہو کر علماء کرام کی تقاریر سے مستفیض ہوئیں۔

جماعتِ احمدیہ میں خلافت

جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو عزیز مشہود الحق نے کی بعد ازاں مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم اُردو کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ محترم صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی جس کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ جامعہ احمدیہ نے "جماعتِ احمدیہ میں خلافت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ خلافت ایک عظیم نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کو عطا ہوئی مگر بعد میں مسلمانوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے یہ نعمت ان سے چھین لی گئی اور ان میں ملوکیت آ گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آیۂ استخلاف میں وعدہ فرمایا ہے کہ وہ مسلمانوں میں دوبارہ سلسلۂ خلافت جاری کرے گا اور احادیثِ نبویؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خلافت مسیح ومہدی علیہ السلام کی خلافت ہوگی۔ مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی جماعت کو یہ بشارت دی کہ میرے بعد جماعت میں خلافت کا سلسلہ

(باقی ص۶ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۳۰ ہجرت۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ درمیان میں افاقہ ہو جاتا ہے لیکن پھر کسی دن تکلیف عود کر آتی ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر کالج ملتان کے طلباء کی طرف سے ہنگامہ

ربوہ ۲۹ مئی۔ نشتر کالج کے طلباء کے ایک گروپ نے ۲۲ مئی کو ملتان سے چناب ایکسپریس کے ذریعہ تفریحی دورہ پر جاتے وقت گزرتے ہوئے مقامی (ربوہ) اسٹیشن پر اخلاق سوز حرکات کیں۔ سٹیشن پر موجود خواتین پر فحش آوازے کسے۔ یہ طلباء گاڑی کی روانگی پر یہ دھمکی دے گئے کہ واپسی پر سبق سکھائیں گے آج جب یہ واپس آئے تو گاڑی کے ربوہ کی حدود میں داخل ہوتے ہی نعرہ بازی اور گالی گلوچ کے ساتھ پچھلے اسٹیشنوں سے گاڑی میں جمع کئے گئے پتھروں سے پتھراؤ شروع کر دیا گاڑی کے ریلوے پلیٹ فارم پر رُکنے کے بعد انہوں نے وہاں موجود افراد پر ڈنڈوں اور دوسرے ہتھیاروں سے حملہ کر دیا۔ تصادم سے دونوں طرف سے دس افراد زخمی ہوئے تاہم کوئی شخص شدید زخمی نہیں ہوا۔ ریلوے حکام، ریلوے پولیس اور مقامی معززین کی کوششوں سے صورتِ حال پر قابو پا لیا گیا۔ اس واقعہ کے باعث چناب ایکسپریس تین گھنٹے لیٹ ہو گئی۔

(بحوالہ روزنامہ "مساوات" لاہور مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۷۴ء)

ہمارے نامہ نگار کی اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ تمام رات پولیس اہلِ ربوہ کو ہراساں کرتی رہی اور لوگوں کو بلا تمیز اور اندھا دھند گرفتار کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ پولیس کا کہنا تھا ہمیں بہرحال گرفتار شدہ افراد کی اتنی نفری پوری کرنی ہے جس کا ہمیں اوپر سے حکم ملا ہے۔

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۳؍ ہجرت ۱۳۵۳ھش

ایک نورانی دعوت

ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک بنیادی مقصد یہ ہے کہ تا خدا تعالیٰ اس جماعت کے ذریعہ سے تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر ملک اور ہر قوم میں شائع اور رائج فرمائے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔ اس غرض کی تکمیل کے لئے حضور علیہ السلام نے ہمارے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ ہم قرآن شریف کو تدبر سے پڑھیں اور اس سے بہت ہی پیار کریں ایسا پیار کہ ہم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ اور پھر قرآنی تعلیم کو اس حد تک اپنا دستور العمل بنائیں کہ قرآن کی ہدایت کے خلاف ایک قدم اٹھانا بھی ہمارے لئے ممکن نہ رہے کیونکہ قرآن مجید کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کو بھی ٹالنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم اپنے پر نجات کا دروازہ بند کرنے والے ہوں گے اور خدا کے ہاں قابل مؤاخذہ ٹھہریں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوتِ قدسیہ کے طفیل اور خلافت کے آسمانی نظام کی برکت کے نتیجہ میں قرآنی تعلیمات پر کماحقہ عمل پیرا ہونے اور قرآن مجید سے غایت درجہ پیار کرنے ہی کا یہ ایک عظیم الشان ثمرہ ہے کہ ہمیں تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں پھیلانے کی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے۔ قرآن کریم کو مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ ملک ملک میں نہایت وسیع پیمانہ پر پھیلایا جا رہا ہے اور ہر جگہ ایک انقلاب رُونما ہو رہا ہے۔ علی الخصوص خلافت ثالثہ کے نئے مقدس و مبارک دور میں افریقی ممالک کی لائبریریوں اور اعلیٰ پایہ کے ہوٹلوں کے تمام رہائشی کمروں میں لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید کے مترجم نسخے رکھوائے گئے ہیں جن سے مختلف قوموں کے لاکھوں افراد استفادہ کر کے قرآنِ مجید کے حسن و جمال کے گرویدہ ہوتے جا رہے ہیں اور اس طرح اقوام عالم کے افراد میں قرآنی علوم حاصل کرنے کی لگن پیدا ہو چکی ہے اور وہ اسلام کے متعلق زیادہ سے زیادہ مستند معلومات حاصل کرنے کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔

عالمی سطح پر اشاعت و ترویج قرآن کی توفیق آج جماعتِ احمدیہ کو منفرد طور پر اسی لئے ملی ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے دلوں میں قرآن مجید کے ساتھ غایت درجہ پیار کا جذبہ پیدا کر کے اور اس پر ہمیں عمل پیرا کر کے ہمارے اندر اس کی اشاعت و ترویج کی کبھی نہ مٹنے والی لگن پیدا کر دکھائی ہے۔ اس پیار، اس عملی جوش اور اس لگن کو نہ صرف قائم رکھنا بلکہ نسلاً بعد نسلٍ فزوں سے فزوں تر کرتے چلے جانا احمدی ہونے کی حیثیت میں ہماری ایک نہایت ہی اہم ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کو پوری مستعدی اور عزم و تعہد سے ادا کئے بغیر ہم تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج کرنے کے اپنے خصوصی امتیاز کو برقرار رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اسی لئے خلفاء سلسلۂ احمدیہ ہمیں اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے قابل بنانے کے سلسلہ میں اقدامات کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ میں تعلیم القرآن کی نہایت بابرکت تحریک جاری فرمائی ہے اور اسی لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت و زیر نگرانی ہر سال جماعت میں ہفتہ "قرآنِ مجید" منایا جاتا اور فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد عمل میں لایا جاتا ہے۔

جہاں تک امسال "جماعتہائے احمدیہ میں" ہفتہ "قرآن مجید" منانے کا تعلق ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے لئے ۸؍جون تا ۱۴؍جون کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ یہ ہفتہ منانے کا مقصد احباب جماعت کو (جن کے کندھوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر ملک اور ہر قوم میں پھیلانے اور رائج کرنے کی عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہے) قرآن مجید پڑھنے، اس پر تدبر کرنے اور اس کے احکامات پر بدل و جان عمل پیرا ہو کر اپنے وجود دل میں قرآنی تعلیمات کی عملی تصویر پیش کرنے کی ترغیب و تلقین کرنا ہے۔ اس ہفتہ کے دوران کی جانے والی تقاریر کے لئے یہ موضوعات مقرر کئے گئے ہیں:۔

(۱) قرآن مجید کی برکات (۲) تلاوتِ قرآن کی فضیلت (۳) نماز کی اہمیت (۴) اطاعتِ والدین کی اہمیت (۵) ہمسایہ کے حقوق از روئے قرآن (۶) تقویٰ کے حصول کے ذرائع (۷) بیویوں کے حقوق از روئے قرآن۔

یہ سب موضوعات تعلیماتِ حقہ قرآنی کے عملی پہلوؤں سے تعلق رکھتے ہیں اور ان سب پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے سے نہایت درجہ حسین اسلامی معاشرہ کے قیام کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ مزید برآں خود تعلیمات حقہ قرآنی پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں ان تعلیمات کو دنیا میں رائج اور شائع کرنے کی صلاحیت اجاگر ہوتی ہے اور ترویج و اشاعت قرآن کی لگن کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے ہر مقامی جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ اس ہفتہ کو خاص اہتمام سے منائے اور اس امر کی پوری کوشش کی جائے کہ تمام احباب جماعت کیا انصار اور کیا خدام و اطفال اور کیا ممبرات لجنات اور ناصرات سب شامل ہو کر تعلیمات حقہ قرآنی کی حکمت اور ان کی بے اندازہ افادیت سے مستفیض ہوں تا انہیں ان تعلیمات پر عمل پیرا رہنے کی توفیق ملتی چلی جائے اور ان میں اشاعت و ترویج قرآن کی لگن ترقی پذیر ہو کر انہیں اس ضمن میں اپنی عظیم ذمہ داریوں کو کماحقہٗ ادا کرنے کے قابل بناتی چلی جائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کے جملہ احکام پر عمل پیرا ہونے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے خبردار فرمایا ہے کہ کسی ایک حکم کو ٹالنا بھی انسان کو قابلِ مؤاخذہ بنا دیتا ہے۔ چنانچہ ہفتہ "قرآن مجید سے کماحقہٗ استفادہ کرنے کی اہمیت واضح کرنے کی غرض سے ہم ان معروضات کو حضور علیہ السلام کے اس اہم ارشاد پر ہی ختم کرتے ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ قرآن میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر یک عضو اور ہر یک قوت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر یک عمر اور ہر یک مرتبۂ فہم اور مرتبۂ فطرت اور مرتبۂ سلوک اور مرتبۂ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک حکم کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۸، ۸۲۹)

قطعہ

تابکے عیشِ و عشرتِ دوراں؟
کاش تم دِل سے یہ سوال کرو
زندگی چار دِن کا میلا ہے
کچھ تو عُقبیٰ کا بھی خیال کرو

(ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سیکنڈری سکول کانو (نائیجیریا) کی یادگار تقریب سنگ بنیاد

سنگِ بنیاد ملٹری گورنر آف کانو سٹیٹ نے رکھا، عمائدین حکومت اور معززین علاقہ کی بکثرت شمولیت

جماعت احمدیہ کی رفاہی خدمات پر گورنر صاحب کا خراج تحسین، حسنِ کارکردگی پر پانچ ہزار نائرا (NAIRA) کا خصوصی عطیہ

نئے مالی سال سے سرکاری گرانٹ کے اجراء کا اعلان، ریڈیو ٹیلیویژن اور اخبارات میں نمایاں تشہیر

(مکرم رفیق احمد ثاقب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول نائیجیریا)

فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کانو آج سے چار برس قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورۂ نائیجیریا سے ایک ماہ قبل تحریک جدید کے زیر انتظام جاری کیا گیا تھا اور یہ نائیجیریا میں ہماری جماعت کی طرف سے جاری کیا جانے والا سب سے پہلا سیکنڈری سکول ہے اس کے قیام کے ایک سال بعد دو مزید سیکنڈری سکول "نصرت جہاں سکیم" کے تحت اس ملک کی شمال مغربی ریاست میں گساؤ (GUSAU) اور منا (MINNA) کے مقامات پر کھولے گئے تھے لیکن جلد ہی متعلقہ ریاستی حکومت نے دیگر پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے ساتھ ان دونوں سکولوں کو بھی اپنی تحویل میں لے لیا اور ان کے نام اور ہیئت وغیرہ سبھی تبدیل کر دیئے گئے۔ اس لحاظ سے ہماری جماعت کے لئے کانو سکول کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے کہ اس وسیع ملک میں جو آبادی کے لحاظ سے براعظم افریقہ کا سب سے بڑا ملک ہے ثانوی تعلیم کا یہی ایک ادارہ اس وقت جماعت احمدیہ کے زیر انتظام کام کر رہا ہے اور پھر اس ادارے کا محل وقوع یعنی کانو شہر صحرائے اعظم کے جنوب میں مسلمان آبادی اور مسلم کلچر کے لحاظ سے سب سے بڑا اور اہم ترین تاریخی شہر ہے۔

یہاں اس امر کا تذکرہ بھی ضروری ہوگا کہ نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق ملک کی اکثر ریاستوں میں مزید غیر سرکاری تعلیمی اداروں کے قیام کا امکان ختم ہو چکا ہے اور بعض چند ریاستوں میں ابھی تک تعلیمی اداروں کو سرکاری تحویل میں لینے کا فیصلہ نہیں ہوا۔ تاہم یہاں بھی نئے پرائیویٹ اداروں کا قیام خاصا مشکل ہو گیا تھا۔

کانو شہر میں ہمارا یہ سکول خاصے نامساعد حالات میں محض اللہ تعالیٰ کی مدد کے سہارے ایک کرائے کے مکان میں جاری ہوا تھا۔ مسلسل چار سال تک ہمیں ان مخالف حالات کا سامنا کرنا پڑا۔

یہ عاجز اپنے مقدس اور پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ سب حالات لکھ کر دعا اور رہنمائی کا مسلسل طلبگار رہا۔ ایک خط میں میں نے یہ بھی عرض کر دیا کہ حضور اگر کچھ عرصہ مزید حالات کا یہی رُخ رہا تو پھر ہمیں سوچنا پڑے گا کہ آیا سکول کا جاری رکھنا مناسب ہوگا یا اس کا بند کر دینا زیادہ قرین مصلحت ہوگا۔ اس پر حضور ایدہ اللہ نے تحریر فرمایا کہ "سکول بند کرنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا کام ہے رکے گا کیسے"۔ اور واقعی اس کے ساتھ ہی حالات نے ایک معجزانہ رنگ میں پلٹا کھانا شروع کیا۔ جلد ہی ہمیں ساڑھے اٹھارہ ایکڑ کا وسیع قطعہ زمین آبادی سے قریباً متصل خاصی موزوں جگہ پر حاصل ہو گیا جس کا حضور اقدس نے بکمال تلطف اپنے ایک خطبۂ جمعہ میں خاص طور پر ذکر بھی فرمایا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

تقریب سنگ بنیاد کی تیاری

زمین کی منظوری کے بعد اس کی قیمت کی ادائیگی اور ضابطے کی دیگر کارروائیوں میں مزید بہت سا وقت صرف ہو گیا۔ بالآخر ہمارے امیر محترم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد کے ارشاد پر وسط فروری تک تعمیر شروع کروا دینے کا پروگرام طے ہوا اور سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے خاکسار نے وزیرِ تعلیم کی وساطت سے کانو سٹیٹ کے ملٹری گورنر صاحب کی خدمت میں تحریری درخواست بھجوا دی جسے انہوں نے ہماری توقع اور اندازے سے کچھ پہلے ہی منظور فرما لیا اور ہمیں اس تقریب کی تیاری کے لئے بمشکل چار پانچ روز کا وقفہ میسر آ سکا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور احباب کے مخلصانہ تعاون سے جملہ انتظامات نہایت احسن رنگ میں طے پا گئے اور یہ تقریب ہماری توقعات سے بڑھ چڑھ کر کامیاب رہی۔

سب سے پہلے محترم امیر صاحب کو فون پر لیگوس اطلاع دی کہ آپ کی ہدایات حاصل کی گئیں اور پھر ہنگامی بنیاد پر سب انتظامات شروع کر دئے گئے تقریب سے دو روز قبل امیر صاحب محترم لیگوس سے کار میں مکرم نوابزادہ مولوی منصور احمد خان صاحب کے ہمراہ سات میل کا فاصلہ ایک ہی دن میں طے کر کے کانو پہنچ گئے اور آخری مرحلہ تک جملہ انتظامات کی خود نگرانی فرمائی

اس تقریب کے شایانِ شان دعوت نامے کثیر تعداد میں فوری طور پر چھپوا کر مدعوین کو بھجوا دئے گئے جن میں سٹیٹ کے اعلیٰ حکام سرکاری افسران جملہ تعلیمی اداروں کے سربراہ اور دیگر معززین سبھی شامل تھے۔

گورنر صاحب کی طرف سے تاریخ اور وقت کی جو اطلاع ہمیں اوّل اوّل موصول ہوئی تھی۔ اس میں کچھ غلطی تھی جس کا دعوت نامے بھجوا دینے کے بعد انکشاف ہوا۔ چنانچہ جملہ مدعوین کو دوبارہ بلکہ سہ بارہ اطلاع کرنی پڑی اور مقامی ریڈیو پر بھی اس کا متعدد بار اعلان کروایا گیا۔ بعض اہم شخصیات تک خاکسار نے خود حاضر ہو کر یا فون کے ذریعے دعوت پہنچائی۔

تعمیراتی کام کی نگرانی محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کے سپرد ہوئی جن کے حسنِ تدبیر سے دو تین دن کے اندر اندر تین کلاس رومز پر مشتمل ایک پورے بلاک کی بنیادوں کی کھدوائی مکمل ہوئی اور سنگِ بنیاد نصب کئے جانے والی جگہ تیار کروائی گئی۔ ناہموار زمین کو بلڈوزر کی مدد سے ہموار کروا کر گرد و غبار کا سدِ باب کر دیا گیا۔ تاریخ تقریب سے دو دن پہلے متعلقہ محکمہ کے تعاون سے ہمیں پانی کا مستقل کنکشن بھی مل گیا۔ بلکہ ہمارے ذریعہ اس علاقہ کے متعدد پانی سے محروم مکانات تک بھی پانی پہنچ گیا۔

وقت کی تنگی اور وسائل کی کمی کے باعث پنڈال کی تیاری ایک خاصا مشکل کام تھا۔ یہاں ہمارے ملک کی طرح شامیانہ کا تو رواج نہیں ہے۔ اس قسم کے خاص مواقع پر لکڑیاں یا لوہے کے پائپ گاڑ کر اوپر کینوس کا چھت ڈال دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس مرحلہ پر محترم مولوی منیر احمد صاحب عارف کا مرکز سلسلہ میں جلسہ سالانہ اور اجتماعات پر اس کا وسیع تجربہ ہمارے کام آیا اور برادرم عارف صاحب کی ہنرمندی اور ہمت سے ایک نہایت عمدہ اور ۸۰×۴۰ فٹ کا وسیع پنڈال تیار ہو گیا۔ ۸۰ مربع فٹ کا ایک خوبصورت پھولدار شامیانہ محترم امیر صاحب لیگوس سے خاص طور پر تیار کروا کر اپنے ہمراہ لیتے آئے تھے۔ جسے سٹیج پر لگا دیا گیا بعد ازاں تمام پنڈال اور سٹیج کو رنگا رنگ کی جھنڈیوں قطعات اور کاغذی پھولوں سے پوری طرح سجا دیا گیا۔

پنڈال میں تقریباً چار صد کرسیاں بچھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ڈیڑھ سو کرسی تو سکول کی اپنی ہی موجود تھی جسے ایک بڑے ٹرک کے ذریعے سائٹ پر پہنچا دیا گیا باقی اڑھائی صد کرسیاں کانو سٹیٹ سپورٹس کونسل اور پولیس کے تعاون سے حاصل ہو گئیں۔ معزز شخصیات کے لئے صوفے اور قالین وغیرہ بھی مختلف اصحاب کے تعاون سے حاصل ہو گئے۔ غرض مقررہ وقت تک خدا کے فضل سے سبھی انتظامات خاطر خواہ طریق پر طے پا گئے۔

تقریب کی روداد

۱۹ فروری بروز منگل گیارہ بجے قبل دوپہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورنر صاحب کی آمد متوقع تھی اکثر مہمان کافی وقت پہلے ہی تشریف لا چکے تھے۔ کچھ معزز مہمان گورنر صاحب کی معیّت میں آنے والے تھے سب آنیوالوں کی رہنمائی کے لئے دعوت ناموں کے ساتھ جائے تقریب تک پہنچنے کے راستے کی بھی نشاندہی کر دی گئی تھی مزید رہنمائی کے لئے بعض اہم ناکوں پر پولیس اور سکول کے باوردی سکاؤٹس متعین کر دیئے گئے تھے۔ پریس رپورٹرز۔ فوٹو گرافرز۔ ریڈیو ٹیلیویژن کے نمائندے اور سٹیٹ انفارمیشن منسٹری کا پورا سکواڈ (SQUAD) موقعہ پر پہنچا ہوا تھا۔

عین وقت مقررہ پر پولیس کار کے مخصوص سائرن کی آواز نے دُور سے ہی گویا گورنر صاحب کی آمد کا اعلان کر دیا جو اپنے مخصوص کنووئے کے ساتھ موٹر سائیکل سواروں کے جلو میں کارواں کے ایک جلوس کی صورت میں تشریف لا رہے تھے سکول کی جملہ طلباء اپنی سفید براق یونیفارم پہنے سڑک سے لیکر پنڈال کے قریب تک ایک لمبی قطار میں ایستادہ تھے۔ جنہوں نے ہاتھوں میں تھامی ہوئی جھنڈیاں ہلا ہلا کر اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے ہوئے گورنر صاحب کو خوش آمدید کہا۔ گورنر صاحب کی کار پنڈال کے سٹیج کی جانب گملوں سے عارضی طور پر تیار کردہ ایک مختصر سی سرسبز روش کے ناکے پر ٹھہر گئی محترم امیر صاحب اور خاکسار نے آگے بڑھ کر معزز مہمان کا استقبال کیا اور سکول سٹاف اور بعض دیگر معززین سے متعارف کروایا امیر صاحب محترم نے گورنر صاحب کے گلے میں ایک مرصع پاکستانی ہار بھی پہنایا جو مقامی تمدن کے لحاظ سے ایک غیر معمولی چیز تھی۔ گورنر صاحب کے اپنی مخصوص نشست پر تشریف فرما ہونے پر انکی اجازت سے خاکسار نے تقریب کی کارروائی کیے جانے کا اعلان کیا۔ سب سے پہلے برادرم مکرم مولوی منصور احمد خان صاحب نے قرآن کریم سے سورۃ صف کی تلاوت نہایت پُر حلاوت اور دلکش انداز میں فرمائی۔ جسکے بعد محترم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا نے گورنر موصوف کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں آپ نے گورنر صاحب کے اس تقریب میں بنفس نفیس تشریف لا کر اسکی رونق بڑھانے پر آپ کا شکریہ ادا کیا۔ اپنے اس خطبہ استقبالیہ میں آپ نے گورنر موصوف کی ذاتی توجہ اور دلچسپی کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ جو انہوں نے اس سکول کے قائم کرنے میں لی تھی۔ آپ نے مختصراً جماعت احمدیہ کی ان خدمات کا بھی تذکرہ فرمایا جو وہ تعلیمی اور طبّی میدانوں میں سرانجام دے رہی ہے اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے پچھلے تین سال کے دوران نائیجیریا کی شمالی مغربی ریاست میں دو سیکنڈری سکول کھولے گئے اور اس عرصے میں مجموعی طور پر مغربی افریقہ میں کُل دس سیکنڈری سکولز اور دس کلنک جاری کیے گئے۔ آخر میں آپ نے گورنر صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا جن کی ذاتی دلچسپی کے باعث ہمارے سکول کو شہر کی اس قدر قریبی اور موزوں جگہ میں ساڑھے اٹھارہ ایکڑ زمین کا یہ قطعہ الاٹ ہوا ہے۔ جس پر آج سکول کی مستقل نئی عمارت کا سنگ بنیاد نصب کیا جانے والا ہے۔ امیر صاحب محترم کے استقبالیہ کے بعد ہز ایکسی لینسی الحاجی اُوڈُو باکو ملٹری گورنر کانو سٹیٹ آف نائیجیریا تقریر کیلئے ڈائس پر تشریف لائے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے اپنے پر مغز خطبہ کا آغاز کیا۔ آپ نے ہمارے اس سکول کے اجراء کے وقت سے اب تک کی مشکلات اور ان دشواریوں کے باوجود سکول کی نہایت عمدہ کارکردگی سے بخوبی باخبر ہونے کا اظہار فرمایا۔ نیز جماعت احمدیہ کی انسانی ہمدردی اور اخلاقیات کی بنیاد پر نوع انسانی کی خدمات کو سراہتے ہوئے دوسری تنظیموں اور علاقے کے افراد کو بھی تعلیم اور صحت کے میدان میں اسی طرز کی قابل قدر خدمات بجا لانے کی دعوت دی آپ نے سکول کی سابقہ شاندار خدمات پر اپنی تسلی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا اور سٹیٹ گورنمنٹ کی طرف سے سکول کو پانچ ہزار نائرا کے خصوصی عطیے کا اعلان فرمایا اس کے ساتھ ہی آپ نے نئے مالی سال سے ہمارے سکول کے لئے مروجہ سرکاری گرانٹ ان ایڈ دیئے جانے کے اصولی فیصلے کا بھی اعلان فرمایا۔ ان خوش آئندہ اعلانات پر حاضرین نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور ہمارے بعض طلباء تو سچ مچ خوشی سے اُچھل پڑے۔ آخر میں گورنر صاحب موصوف نے سکول کی انتظامیہ اور ٹیچنگ سٹاف کے پاکستان سے تعلق کے پیش نظر اس موقع پر حکومت پاکستان کو بھی اپنے خصوصی شکریہ کا مستحق گردانا نیز سکول کے پرنسپل اور سٹاف کی بے لوث خدمات پر جو وہ کانو سٹیٹ۔ احمدیہ کمیونٹی اور نائیجیرین معاشرے کے لئے سرانجام دیتے رہے ہیں ان کا شکریہ ادا کیا اور اپنی دلی ممنونیت کا اظہار کرکے اپنا خطاب مکمل کیا ہز ایکسی لینسی گورنر صاحب کے ڈائس سے تشریف لانے کے ساتھ ہی محترم امیر صاحب نے اٹھ کر آپ کے حوصلہ افزا خطاب اور سکول کے لئے دونوں قسم کی گرانٹس کی منظوری پر آپ کا شکریہ ادا کیا اور آپ سے سکول کی عمارت کا سنگ بنیاد نصب کرنے کی درخواست کی۔ اس پر گورنر موصوف محترم امیر صاحب اور خاکسار کی معیّت میں طلباء سکول کی دو رویہ قطاروں میں سے گزرتے ہوئے۔ سنگ بنیاد نصب کیے جانے والی جگہ پر تشریف لے گئے خاکسار نے پہلے آپ کو مجوزہ عمارت کے پلان سے روشناس کروایا جسے آپ کے ملاحظہ کیلئے ایک بڑے بورڈ پر آویزاں کر رکھا تھا اور اس کی ضروری تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد آپ نے سمینٹ کا ایک بھاری بھر کم بلاک ایک ہنر مند کاریگر کی طرح مقررہ جگہ پر پلستر کے ذریعے نصب فرمایا۔ اور واپس پنڈال میں اپنی مخصوص نشست پر تشریف فرما ہو گئے۔ خاکسار نے ہز ایکسی لینسی اور دیگر معززین اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ جسکے بعد ہمارے مقامی مبلغ الحاجی ابراہیم بن عبداللہ پچی نے اختتامی دعا کے طور پر چند مسنون ادعیہ کی تلاوت کی۔ آخر میں سکول کے طلباء نے سٹیج کے پیچھے قطار بند ہو کر اکٹھے نائیجیریا کا قومی ترانہ گایا۔ جس کے ساتھ یہ نہایت کامیاب، باوقار اور پر مسرت یادگار تقریب اختتام پذیر ہوئی گورنر صاحب جیسی شان سے آئے تھے اُسی ٹھاٹھ باٹھ سے ان کی روانگی ہوئی اور ان کے بعد دیگر معززین اور جملہ مدعوین ایک ایک کرکے رخصت ہوئے یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس تقریب میں سٹیٹ گورنمنٹ کے چار سول کمشنرز۔ آرمی گیریزن کے کرنل کمانڈنٹ کمانڈنگ آفیسر نائیجیرین ایئر فورس کمشنر پولیس متعدد دیگر اعلیٰ حکام وزارت تعلیم کے افسران مختلف تعلیمی اداروں کے سربراہان بکثرت شامل تھے۔ ہز رائل ہائی نس امیر آف کانو کسی اشد مجبوری کی بناء پر خود تشریف نہیں لا سکے تھے تاہم آپ نے اپنے MADAKI (وزیر اعلیٰ) کو خاص طور پر اپنی نمائندگی میں بھجوا دیا تھا۔ تقریب کے اختتام پر خاکسار نے تمام پریس کے نمائندگان کو جمع کرکے انکی ضروری رہنمائی کر دی اور ان کے متعدد استفسارات کے جوابات دیئے اس طرح ایک طرح کی پریس کانفرنس کی سی صورت بھی پیدا ہو گئی۔

موافق و ناموافق اثرات

اس تقریب کو اخبارات ریڈیو ٹیلیویژن وغیرہ میں غیر معمولی پبلسٹی دی گئی نیز عام پبلک میں بھی اس کا بہت چرچا ہوا۔ سکول کو سرکاری امداد ملنے کا اعلان اور تعمیر کا آغاز ہمارے لئے اور ہمارے سب بہی خواہوں کے لئے خوشی اور اطمینان کا باعث ہوا مبارکباد کا یہ سلسلہ تاحال چل رہا ہے۔ سکول کی عمارت کی تعمیر خاموشی سے مگر تیزی کے ساتھ جاری ہے تقریب کے اگلے روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مبارکبادی کا تار ہمارے لئے مزید حوصلہ افزائی اور خوشی کا باعث ہوا۔ خاکسار جملہ احباب جماعت سے سکول کی کامیابی و ترقی کیلئے نیز طلباء سکول اپنے ساتھی اساتذہ اور سکول کے متعلق جملہ احباب نیز خود اپنے لئے خصوصی دعاؤں کا خواستگار ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

بدوملہی میں تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ بدوملہی کا ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم مولانا سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ ۱۷ مئی آٹھ بجے شام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ۳۵ منٹ کی تقریر کی جس میں حضور کی عبادت، توکل، صبر و استقامت، شجاعت، ایک مخلص جماعت کی تیاری و غیروں سے حسن سلوک پر روشنی ڈالی۔ مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسول کریم سے عشق" بیان کیا۔ صدر جلسہ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد پر ۵۰ منٹ کا خطاب کیا۔ مکرم حافظ مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی انچارج ضلع سیالکوٹ نے "فیضان محمدی" پر ایک نہایت عمدہ علمی تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور اجلاس دعا پر ختم ہوا۔

الحمد للہ کہ یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

مفتی احمد صادق مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
بدوملہی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان مدّ امداد طلبہ ماہ اپریل ۱۹۷۴ء

جن دوستوں نے مد امداد طلبہ میں عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کیساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں بہترین جزاء بخشے۔ (نگران امداد طلبہ)

محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا
" " مہر آپا صاحبہ مدظلہا
مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
" " ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب
" چوہدری نور احمد صاحب سیکرٹری مال لاہور
" عبدالشکور صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ
" محمد امجد علی صاحب محاسب راولپنڈی
" مرزا عبدالرحمن صاحب [illegible] کراچی
" مرزا محمد عثمان صاحب ربوہ
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
" محمد شفیع صاحب ہاشمی کراچی
" بشیر احمد صاحب ربوہ
" پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے ربوہ
" سیکرٹری مال صاحب ہری پور ضلع ہزارہ
" فہیم احمد صاحب ربوہ
" مولوی سلطان محمود انور صاحب کراچی
" ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب
" محمد عمر بشیر احمد صاحب چنیوٹ
" عبدالغفور صاحب خالد منجانب لیفٹیننٹ عبدالمحسن صاحب خالد شہید
مکرم سلیم اللہ صاحب صوبیدار میجر نوشہرہ چھاؤنی
مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب سیکرٹری مال سیالکوٹ
" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ربوہ
" مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نوشہرہ
محترمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی
مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ
محترمہ بیگم صاحبہ پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ناظر تعلیم
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودہا
مکرم ملک عبدالرب صاحب ربوہ
" شیخ مبارک احمد صاحب از طرف مکرم شیخ فضل احمد صاحب
مکرم شیخ مبارک احمد صاحب از طرف شیخ محمد الدین صاحب مرحوم
مکرم عزیز احمد صاحب طاہر ربوہ
" چوہدری عبدالواحد صاحب ربوہ
" رشید احمد صاحب چغتائی ربوہ

مکرم مرزا غلام احمد صاحب ربوہ
" عابد علی صاحب بٹر لاہور
" انشاء اللہ خان صاحب "
" اخوند فیاض احمد خان صاحب "
محترمہ محمودہ مبشر صاحبہ "
مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب "
محترمہ بیگم اے۔ آر غنی صاحبہ "
مکرم مقبول احمد ناصر صاحب "
" شیخ رفیق احمد صاحب لیبیا
" لطف المنان صاحب لاہور
" علیم الدین صاحب "
" اعجاز احمد صاحب "
" نثار احمد صاحب "
" محمد اکرام صاحب داؤدخیل
" سیکرٹری مال صاحب بدین
" چوہدری عبدالحق صاحب ورک اسلام آباد
مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب سیکرٹری مال مظفر گڑھ
مکرم محمد ارشد قریشی صاحب للہ ٹاؤن ضلع جہلم
مکرم عبدالغفار خاں صاحب سیکرٹری مال سرگودھا شہر
مکرم عبدالخالق صاحب شیخوپورہ
" نور احمد صاحب سیکرٹری مال گوٹھ سید مدم
مکرم منور احمد صاحب سیکرٹری مال عارف والا
مکرم محمد عبدالمجید صاحب سیکرٹری مال چک ح ۹ سرگودھا
مکرم میاں عبداللطیف صاحب صدر جماعت احمدیہ شاہ کوٹ
مکرم محمد عیسیٰ جان صاحب کوئٹہ
" شیخ محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال قبولہ ضلع ساہیوال
مکرم سید شوکت علی صاحب احمد پور شرقیہ
" ماسٹر عطا محمد صاحب جامعہ احمدیہ
" حمید احمد صاحب خالد "
" مراتب علی سید صاحب کراچی
" حامد کریم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ
" محمد انور۔ محمد سرور از طرف والد صاحب مرحوم بابو خان صاحب۔
مکرم ناصر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ
" مبشر احمد صاحب کاہلوں "
" وسیم احمد صاحب چیمہ "
" ملک عبداللطیف صاحب بہاولپور
" فضل الرحمن صاحب سرائے نورنگ
" چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی۔
" ملک ظفر احمد صاحب
محترمہ سردار بیگم صاحبہ ربوہ

زمیندار حضرات کی خصوصی توجہ کیلئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال فصل ربیع کی پیداوار بہت اچھی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے غیر معمولی فضلوں سے زمینداروں کو نوازا ہے۔

آجکل گندم کی فصل کی برداشت ہو رہی ہے اور اس وقت چندہ تحریک جدید کی ادائیگی نہ صرف اپنے فرض کی ادائیگی میں آسانی ہوگی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کو جذب کرنے کی باعث ہوگی۔ زمیندار حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنا وعدہ تحریک جدید اس وقت ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ دیہاتی جماعتوں کے عہدیداران اس موقع پر چندہ تحریک جدید کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے ایک ضروری گذارش

ایسے قائدین مجالس جن کو نئے دو سال ۱۳۵۲،۵۳ہش (۱۹۷۳،۷۴ء) کیلئے منظوری مل چکی ہے۔ فوری طور پر عاملہ تجویز کر کے صدر محترم کی خدمت میں منظوری کے لئے ارسال فرمائیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرم راجہ ظہور احمد صاحب ولد مکرم راجہ غلام مصطفےٰ صاحب آرمی سگنل سنٹر ہیڈ کوارٹرز کراچی نمبر ۲ وصیت نمبر ۱۶۴۹۵ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو براہ مہربانی دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دُعائے مغفرت

مکرم سعید افضال احمد صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ خیرپور میرس کی خوشدامن محترمہ احمدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم خواجہ محمد عبداللطیف صاحب آف گوجرانوالہ مورخہ ۲۳ ر امان ساڑھے دس بجے شب گوجرانوالہ میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ خواجہ عبدالواحد صاحب (پہلوان) آف قادیان کی صاحبزادی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور نہایت مخیر خاتون تھیں۔ رشتہ داروں اور غیر از جماعت مستورات کے ساتھ نہایت محبت اور شفقت سے پیش آتی تھیں۔ سلسلہ احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور فدائیت کا تعلق تھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے مقام قرب سے نوازے۔ آمین

(نصراللہ خاں ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ)

اچھے دانت اعلیٰ صحت کی ضمانت ہیں
کیریز یعنی دانتوں کے گھن کیلئے ANTI CARIES.
پائیوریا یا ماسخورہ کیلئے ANTI PYORRHOEA
استعمال کیجئے اور ہمیشہ کیلئے ان بیماریوں سے نجات پائیے
قیمت فی کورس -/۱۰ دانتوں کی حفاظت کا رسالہ مفت
کیور میڈیسین کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگذاری مرکز میں باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں جلسۂ یوم خلافت کا انعقاد

(بقیہ صفحہ اوّل)

جاری ہوگا اور وہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا چنانچہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہؤا اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو آپؑ کا پہلا خلیفہ منتخب کر لیا گیا۔ اس موقع پر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے تمام جماعت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان شائع کیا گیا کہ

"حضور علیہ السلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیّۃ کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان واقرباء حضرت مسیح موعود علیہ السلام باجازت حضرت اُمّ المومنین کُل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین سلّمہٗ کو آپؑ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔"

گویا ایک دفعہ غیر مبائعین نے بھی خلافت کو قبول کر لیا۔ بعد میں انہوں نے اس کے متعلق غلط امور کی اشاعت شروع کی تو حضرت خلیفہ اوّلؓ نے جماعت کے سامنے مسئلہ خلافت کی اس شان سے وضاحت فرمائی کہ ان کی ریشہ دوانیاں کامیاب نہ ہوسکیں۔

۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ وفات پا گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو خلافت کا حلہ مقدسہ پہنایا۔ اس وقت مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے کوشش کی کہ کسی طرح کچھ عرصہ کے لئے انتخاب خلافت ملتوی کر دیا جائے نیز یہ کہا گیا کہ ایک بچّہ کو خلیفہ بنایا جا رہا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کوشش کو ناکام بنا دیا اور اسی کے تصرّفِ خاص کے ماتحت حضور کی خلافت پر اجماع ہوگیا۔ بعد کے واقعات نے یہ ثابت کر دیا کہ آپ ہی اس بلند مقام کے اہل تھے اور اللہ تعالیٰ کا سایہ آپ کے سر پر تھا۔

۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو ایک بار پھر جماعت کا خلافت پر اجماع ہؤا اور خلافت ثالثہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کی خوشیوں کو پامال کر دیا، مومنوں کی گریہ و زاری کو سُنا، جماعت احمدیہ پر ہاتھ رکھا اور وہ پھر ایک دفعہ ایک ہاتھ پر جمع ہوگئی اور اس طرح مومنوں کو اطمینان نصیب ہؤا۔

مولوی صاحب نے فرمایا جماعت میں خلافت علیٰ منہاج النبوّت کا سلسلہ قائم ہے اور انشاء اللہ تا قیامت قائم رہیگا بیشک بیرونی و اندرونی فتنے اُٹھیں گے۔ مخالفت کی آندھیاں چلیں گی مگر اللہ تعالیٰ ان فتنوں اور مخالفتوں کو مٹا دے گا۔ اپنی جماعت کو کامیابی سے ہمکنار کرے گا اور اسے ترقی پر ترقی دیتا چلا جائے گا جیسا کہ وہ اسے نظام خلافت کی برکت سے ترقی پر ترقی دیتا چلا آرہا ہے اور جماعت شاہراہ غلبۂ اسلام پر پوری ظفر مندی کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

برکاتِ خلافت

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر ایک مبسوط اور ٹھوس تقریر کی۔ آپ نے فرمایا مسئلہ خلافت کے مختلف پہلو مثلاً خلافت کی حقیقت اور اس کی علامات، خلافت کے اغراض و مقاصد، خلافت کا احترام اور اس کا انعام نیز عدم احترام کی وجہ سے تعزیر۔ خلافت کے انوار و برکات آیۂ استخلاف اور اس کے بعد کی چند آیات میں بیان کئے گئے ہیں۔ خلافت نبوّت کی جانشین ہے۔ خلافت نبوّت کے مقاصد کو پورا کرتی ہے۔ نبی کے ذریعہ جو برکات حاصل ہوتی ہیں خلافت انہی برکات کو جاری رکھنے اور ان کے سلسلہ کو نسلاً بعد نسلٍ قائم رکھنے کا ایک آسمانی ذریعہ ہے کیونکہ خلیفہ نبی ہی کے کام کو جاری رکھتا اور اس کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔

محترم شیخ صاحب نے فرمایا ہم تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں خلافت کی بہت سی ایسی برکات نظر آتی ہیں جن کا انکار نہیں کیا جا سکتا خلافت کے ذریعہ وحدتِ فکر اور وحدتِ عمل پیدا ہوتی ہے۔ جماعت میں یگانگت۔ اُلفت اور اخوّت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اس کے ذریعہ افتراق و انشقاق کو مٹایا جاتا ہے۔ خلافت دین کو استحکام اور تمکنت بخشتی ہے اس کے ذریعہ دین کی اشاعت کے سامان مہیّا ہوتے ہیں۔ ان اندرونی اور بیرونی فتنوں کو مٹایا جاتا ہے جو نبی کی وفات کے بعد سر اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت خلیفۂ وقت کے ساتھ ہوتی ہے جو مومنوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنتی ہے اور جماعت روز بروز بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس کے بعد میں آپ نے نظامِ خلافت کی برکت سے جماعت احمدیہ کو حاصل ہونے والی عظیم الشان کامیابیوں اور ترقیات کا ذکر کرکے واضح فرمایا کہ خلافتِ احمدیہ کی برکات آفتاب آمد دلیل آفتاب کی مصداق ہیں۔ ہم ہی نہیں ایک دُنیا ان کا مشاہدہ کرتی چلی آرہی ہے اور دل سے ان کی قائل و معترف ہے اور ان پر گواہ ہے۔

خلافت اور غلبۂ اسلام

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے "خلافت اور غلبۂ اسلام" کے موضوع پر ایک مبسوط اور ولولہ انگیز تقریر فرمائی آپ نے فرمایا مسیح موعود کی بعثت کا مقصد غلبۂ اسلام ہے اور اس کا بہ تمام و کمال پورا ہونا خلافت کے آسمانی نظام کے ساتھ وابستہ ہے کیونکہ اس کے لئے جماعت کی شیرازہ بندی کی ضرورت ہے' ایک "واجب الاطاعت امام کی ضرورت ہے، بیت المال کی ضرورت ہے' ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اپنی زندگیاں وقف کرکے آگے آئیں اور اپنے وطنوں سے دُور اشاعتِ اسلام کا کام ہے، مبلغین تیار کرنے والے اداروں کی ضرورت ہے' قرآن کریم اور اس کے تراجم و تفاسیر شائع کرنے کی ضرورت ہے، جدید پریسوں، مدارس اور ہسپتالوں کی ضرورت ہے، آئندہ نسلوں کی رُوحانی تربیت کی ضرورت ہے کیونکہ اشاعتِ اسلام کا کام رُوحانی زندگی کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ یہ کام کوئی انجمن نہیں کرسکتی۔

محترم مولانا صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کو خلافت کے ذریعہ وہ تمام وسائل مہیّا کر رہا ہے جن کی اشاعتِ اسلام کے لئے ضرورت ہے۔ خلافتِ اُولیٰ کے زمانہ میں ہندوستان میں تبلیغی نظام قائم ہو چکا تھا۔ قرآن کریم کا درس جاری تھا۔ خلافتِ ثانیہ کے دَور میں بیرونی ممالک میں مشن قائم ہوئے متعدد نوجوان اپنی زندگیاں وقف کرکے اشاعتِ اسلام کیلئے دوسرے ممالک میں نکل گئے۔ قرآن کریم کے متعدد تراجم کروائے گئے اور ان میں سے بعض تراجم اور تفاسیر شائع ہوئیں۔ درسِ قرآن کے کام کو وسیع کیا گیا۔ مبلغ تیار کرنے والے اداروں کا قیام عمل میں آیا۔ مرکز میں بیت المال کا قیام عمل میں آیا جو ان کاموں کے لئے اخراجات مہیّا کرتا تھا۔ خلافتِ ثالثہ میں یہ کام اَور پھیلا۔ بیرونی مشنوں میں مزید اضافہ ہؤا۔ غیر ممالک میں مدارس اور ہسپتالوں کا قیام عمل میں آیا۔ متعدد نوجوان مبلغوں، ڈاکٹروں اور مدرسوں کی حیثیت میں کام کرنے کے لئے آگے آئے۔ مرکز میں اور بعض دوسرے ممالک میں جدید پریس قائم کئے جارہے ہیں لاکھوں کی تعداد میں قرآن کریم کی اشاعت ہوئی۔

محترم مولانا صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا خلافتِ احمدیہ کی برکت سے غلبۂ اسلام کی مہم جس طرح تیز سے تیز تر ہو رہی ہے اور اس کا عالمگیر حلقہ جس تیزی سے وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا آرہا ہے اور اس کے جو انقلاب انگیز نتائج منصۂ شہود پر آرہے ہیں وہ اِس حقیقت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر رہے ہیں کہ حسب بشارات دُنیا بھر میں اسلام کا غالب آنا نظام خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔

مولانا صاحب موصوف نے آخر میں فرمایا خلافت کی قدر کرنا اور خلیفۂ وقت کی آواز پر خدمتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنا اور اپنے اموال کو پیش کرنا بہت ضروری ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم خلافت کے ساتھ کامل اطاعت کا نمونہ پیش کریں اور خلافت کے ساتھ وابستگی کو نسلاً بعد نسلٍ مضبوط سے مضبوط تر بناتے چلے جائیں تاکہ ہم اپنے فرائض کو کما حقہٗ بجا لا کر عند اللہ سُرخرو قرار پا سکیں۔ مبارک ہیں وہ افراد جن کو اس زمانہ میں مالی اور جانی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملتی ہے کیونکہ وہی زندہ ہیں اور انہی کے نام پر اسلام کا جھنڈا لہرایا جائے گا۔

خلافت کی قدر اور اس کا تقاضا

صدرِ جلسہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ خلافت ایک بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرنا، اس کے ساتھ خوش دلی کے ساتھ کامل اطاعت کا نمونہ پیش کرنا محبت و عقیدت اور حُسنِ ارادت کا تعلق قائم کرنا بہت ضروری ہے۔

محترم قاضی صاحب نے فرمایا خلافت کی قدر کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ خلیفۂ وقت کی مدد کی جائے، اس کی صحت و سلامتی، عافیت اور اس کے مقاصدِ دینی میں کامیابی کے لئے دعائیں کی جائیں۔ ہماری کوئی نماز ایسی نہ ہو جس میں امام کی صحت اور اس کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا نہ کی جائے۔ دعائیں فتح کو قریب تر لاتی ہیں۔ خدا کرے کہ ہماری آئندہ نسلیں بھی خلافت کی قدر کو پہچانیں کیونکہ خلافت کے ساتھ اسلام کی زندگی وابستہ ہے۔

دورانِ جلسہ مکرم مظفر احمد صاحب منصور اور مکرم مولوی صالح محمد صاحب نے بزرگانِ سلسلہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔

آخر میں صدرِ جلسہ نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ مبارک جلسہ قریباً پونے دس بجے شب اختتام پذیر ہؤا۔